83575 ـ يتيم كے مال كو تجارت ميں لگانا

سوال

ميرے پاس ايك بيوہ آئى اور بطور امانت ميرے پاس كچھ رقم ركھى تا كہ بوقت ضرورت اس كے كام آ سكے، يہ مال اس كے يتيم بچوں كا ہے، ليكن مجھے يہ خوف لاحق رہتا ہے كہ كہيں اسے زكاۃ ہى نہ كھا جائے جيسا كہ ہمارے رسول كريم صلى اللہ عليہ عليہ وسلم نے بتايا ہے.
يہ علم ميں رہے كہ اس نے يہ مال تجارت ميں لگانے كا نہيں كہا، اور اگر ميں ايسا كروں تو ميرے پاس كوئى ايسى جگہ نہيں جہاں ميں يہ مال ركھوں تو كيا ايسا كرنے ميں مجھ پر كوئى گناہ تو نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اس مال كى سرمايہ كارى نہ كرنے اور اسے تجارت ميں نہ لگانے ميں آپ پر كوئى گناہ نہيں، كيونكہ آپ نے يہ مال حفاظت كے ليے بطور امانت اس سے ليا ہے، تو آپ پر اس كى حفاظت كرنا اور طلب كرنے پر اس كے مالكوں كے سپرد كرنا واجب ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

يقينا اللہ تعالى تمہيں يہ حكم ديتا ہے كہ تم امانتيں ان كے مالكوں كے سپرد كر دو النساء (58).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم امانت اس كے سپرد كرو جس نے امانت تمہارے پاس ركھى ہے "

سنن ترمذى حديث نمبر (1264) سنن ابو داود حديث نمبر (3534) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

آپ كو چاہيے كہ آپ اس بہن كو يہ نصيحت كريں كہ اس مال ميں زكاۃ واجب ہوتى ہے، اور اگر اسے تجارت ميں نہ لگايا گيا اور اس كى سرمايہ كارى نہ كى گئى تو اسے زكاۃ كھا جائيگى.

يہاں ہم متنبہ كرتے ہوئے ايك حديث كى طرف اشارہ كرتے ہيں:

" خبردار جو کوئی بھی کسی یتیم کا ولی بنے اور اس یتیم کا مال بھی ہو تو وہ اس مال کی تجارت کرے، اور اسے ویسے ہی نہ چھوڑ دے کہ اسے زکاۃ کھا جائے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (641) اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ضعیف ترمذی میں ضعیف قرار دیا ہے.

لیکن اس حدیث کا معنی اور مفہوم صحیح اور واضح ہے؛ کیونکہ یتیم کا مال بھی دوسرے اشخاص کے اموال کی طرح ہی ہے، جب یہ مال زکاۃ کے نصاب کو پہنچے اور اس پر سال گزر جائے تو اس میں بھی زکاۃ واجب ہوتی ہے، اور اگر اسے تجارت میں نہ لگایا جائے اور اس کی سرمایہ کاری نہ کی گئی ہو تو پھر ہر برس اس میں سے زکاۃ نکالی جائیگی جو اس میں نقص کا باعث بنے گا.

اور یہ چیز عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی کلام سے ثابت ہے ان کا فرمان ہے:

" یتیموں کے اموال کی تجارت کرو تا کہ اسے زکاۃ نہ کھا جائے "

اسے دارقطنی اور بیھقی نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند کو صحیح کہا ہے.

واللہ اعلم .